ناچاقیوں کا علاج

04-July-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فَرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

1 ... معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

2 ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہے "ناچاقیوں کا علاج"۔ چونکہ ناچاقیوں کا علاج اس کے اسباب جانے بغیر ناممکن ہے، لہٰذا ناچاقیوں کے اسباب اور ان کی تباہ کاریوں کے تعلق سے آیاتِ مبارکہ، احادیثِ کریمہ اور نصیحت و عبرت کے مدنی پھول یہاں بیان کئے جائیں گے۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَوس و خَزرَج کی داستان

مدینہ منورہ میں عرب کے دو قبیلے رہتے تھے، ایک کا نام "اَوس" تھا دوسرے کا نام "خَزرَج" تھا۔

اوس و خزرج پہلے تو بڑے اتفاق و اتحاد کے ساتھ مل جل کر رہتے تھے مگر پھر عربوں کی فطرت کے مطابق اِن دونوں قبیلوں میں لڑائیاں شروع ہوگئیں۔ یہاں تک کہ آخری لڑائی جو ''جنگ بُعاث'' کے نام سے مشہور ہے، یہ جنگ اس قدر ہولناک اور خونریز تھی کہ اس میں اوس و خزرج کے تقریباً تمام نامور بہادر لڑ بھڑ کر مر گئے، یوں آپس کے جھگڑوں اور باہمی دشمنی کی وجہ سے یہ دونوں قبیلے بے حد کمزور ہو گئے۔

اِسلام قبول کرنے کے بعد رسولِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مقدس تعلیم و تربیت کی بدولت اوس و خزوج کے تمام پرانے اختلافات ختم ہو گئے اور یہ دونوں قبیلے آپس میں پیار اور محبت کے ساتھ رہنے لگے۔ اِن لوگوں نے اسلام اور مسلمانوں کی بے پناہ امداد و نصرت کی اِس لئے تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان خوش بختوں کو ''انصار'' کے معزز لقب سے سرفراز فرمایا۔ یہاں تک کہ ان سے پیار کو ایمان کی نشانی قرار دیا، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ شاہِ بنی آدم، تاجدارِ حرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ایمان کی نشانی انصار سے محبت کرنا ہے اور منافقت کی نشانی انصار سے بغض رکھنا ہے۔(بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب حبّ الانصار، ۲/۵۵۵، الحدیث:۳۷۸۴.)

ایک بار اوس و خزرج کے کچھ افراد مل جل کر ایک چوپال میں بیٹھے محبت بھری باتیں کر رہے تھے کہ ادھر سے ایک یہودی گزرا، اس نے جب دیکھا کہ اسلام نے اوس و خزرج کے درمیان اختلافات کو دور کرکے انہیں محبت و خلوص کے رنگ میں رنگ دیا ہے، یہ دیکھ کر وہ حسد میں مبتلا ہو گیا اور اس نے ایک یہودی نوجوان کو وہ نظمیں یاد کرائیں جو بعاث کی جنگ کے بارے میں اوس و خزرج کے شاعروں نے کہی تھیں، پھر اس سے کہا کہ جاکر اوس و خزرج کے مجمع میں بیٹھ کر انہیں یہ نظمیں سناؤ، جب اس نے

یہ نظمیں سنائیں تو اوس و خزرج کے جذبات پھر سے بھڑک اٹھے اور دونوں بولے کہ آؤ پھر سے دو دو ہاتھ ہو جائیں۔ یہاں تک کہ سب اسلحہ لے کر جنگ کے میدان میں پہنچ گئے۔ جب رسولِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ بڑی سرعت سے میدانِ جنگ پہنچے، فریقین کو روکا اور فرمایا: میں تمہارے درمیان موجود ہوں اور تم جاہلیت کی جنگ لڑنے جارہے ہو؟

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نصیحت سن کر ان دونوں نے سمجھ لیا کہ یہ شیطانی چال اور یہود کی سازش تھی، چنانچہ دونوں نے توبہ کی اور ایک دوسرے کو گلے لگایا اور محبت کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی قیادت میں واپس اپنے اپنے گھروں کو آ گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اوس و خزرج کی اس داستان سے دو مدنی پھول حاصل ہوتے ہیں۔

ایک مدنی پھول تو یہ ملا کہ جب بھی کہیں لڑائی جھگڑے کی آگ سلگنے لگے تو اچھی اسلامی بہن وہی ہے جو اپنے کریم آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے لڑائی جھگڑے کی آگ کو بجھانے کی کوشش کرے۔ جبکہ صلح صفائی کے نام پر اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر لگانا، ساتھ میں مرچ مصالحہ بھی شامل کر دینا، باہمی تنازع کو مزید ہوا دینا اور لڑائی جھگڑے کا خواہاں رہنا یہ شیطان کا طریقہ ہے۔

دوسرا مدنی پھول یہ بھی حاصل ہوا کہ لڑائی جھگڑا امن کی فضا کو خراب کرنے کے ساتھ ساتھ فریقین کو کمزور کرتا اور انہیں معاشی اور معاشرتی خسارے میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جیسا کہ اوس و خزرج کے قبائل جب جنگ لڑتے تو ان کا مال بھی ضائع ہوتا جانیں بھی ضائع ہو جاتیں جبکہ ہاتھ کچھ نہ آتا بلکہ الٹا یہ بے حد کمزور

ہو جاتے۔ لڑائی جھگڑے کے انہی نقصانات کے پیشِ نظر کہا جاتا ہے کہ لڑائی جھگڑا شیطانی کام ہے۔ شیطان ہی اس کوشش میں رہتا ہے کہ کسی طرح لڑائی جھگڑے کی آگ کو سلگا دے، چنانچہ شیطان کے اِس خطرناک وار سے خَبر دار کرتے ہوئے پارہ 15 سُورَۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 53 میں اللہ کریم اِرْشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک شیطان اُن کے آپس میں فَساد ڈال دیتا ہے بیشک شیطان آدمی کا کُھلا دشمن ہے۔

اِسی طرح پارہ 7 سُوْرَۂ مائِدَہ کی آیت نمبر 91 میں ارشادِ رحمٰن ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ (پ۷، المائدۃ: ۹۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بَیان کردہ آیاتِ کریمہ کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم اپنے معاشَرے پر نظر دوڑائیں تو ہم دیکھتی ہیں کہ آج شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہو رہا ہے، مثلاً کہیں خاندان کے چھوٹا بڑا ہونے پر جھگڑا ہو رہا ہے تو کہیں اپنی قوم کی بے جاطرفداری کی وجہ سے ایک دوسرے سے الجھے ہوئے ہیں، کہیں اِدارے والوں سے گالم گلوچ کا سلسلہ ہے تو کہیں مُدرِّسات اور طالبات میں ٹھنی ہوئی ہے، کہیں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا زور پکڑتا جارہا ہے تو کہیں ساس بہو میں اَن بَن ہے، تو کہیں مالک مکان و کرائے داروں میں ہاتھاپائی ہو رہی ہے، کہیں کنڈیکٹر اور سُواریوں میں لڑائی جھگڑا ہو رہا ہے، کہیں ڈاکٹر و مریض ایک دُوسرے سے بے صبری کا مظاہرہ کر رہے ہیں تو کہیں پڑوسی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں تو کہیں رشتے داروں میں خانہ جنگی کا ماحول گرم ہے، کہیں جان قربان کرنے کے دعوے کرنے والی سہیلیوں میں ناچاقیوں کا سلسلہ ہے تو کہیں پورا گھر ہی گویا میدانِ جنگ کا تصور

پیش کررہا ہے۔ اگر ہم نے قُرآنی اَحکام کو نظر انداز نہ کیا ہوتا، اگر ہم رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَرامین پر عمل کرتیں تو آج ہمارے معاشرے میں ناچاقیوں کی بھرمار نہ ہوتی اور ہر طرف الفت و محبت کے نظارے ہوتے۔

آیئے! **لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریوں** پر مُشْتَمِل چار(4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور عبرت کے مَدَنی پھول چنئے:

لڑائی جھگڑوں کی مذمت پر 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(1) فرمایا: بندہ اِیمان کی حقیقت میں اُس وَقْت تک کَمال کو نہیں پہنچ سکتا، جب تک کہ وہ حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہ چھوڑ دے۔ (موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/۱۰۱، حدیث: ۱۳۹)

(2) فرمایا: جو شخص بے جا جھگڑتا ہے، وہ ہمیشہ اللہ پاک کی ناراضی میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اُسے چھوڑ دے۔ (موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الصَّمْت و آداب اللِّسان، باب ذم الخصومات، ۷/۱۱۱، حدیث: ۱۵۳)

(3) فرمایا: کوئی قوم ہدایت پر رہنے کے بعد گمراہ نہیں ہوئی مگر جھگڑوں کے سبب۔ (ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة الزخرف، ۵/۱۷۰، حدیث: ۳۲۶۴)

(4) فرمایا: اللہ پاک کے ہاں سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے، جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔ (بخاری، کتاب المظالم، باب قول اللہ تعالی: وھو الد الخصامِ، ۲/۱۳۰، حدیث: ۲۴۵۷)

جبکہ جو جھگڑا نہ کرے اس کے بارے میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو غلطی پر ہوتے ہوئے جھگڑنا چھوڑ دے اس کے لئے جنت کے کنارے پر ایک گھر بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑنا چھوڑ دے گا اس کے لئے جنت کے درمیان میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی المراء، حدیث: ۲۰۰۰، ۳/۴۰۰)

آیئے! ہم نیت کرتی ہیں کہ آئندہ کبھی بھی لڑائی جھگڑے میں مبتلا نہیں ہوں گی اور ہمیشہ صلح صفائی کی ہی کوشش کریں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غصہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غُصَّہ بھی ایک ایسا خطرناک مرض ہے جو بڑے بڑے فتنے پیدا کرتا اور ناچاقیوں کے دروازے کھولتا ہے۔ غُصّہ نفس کے اُس جوش کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دَفع (دور) کرنے پر اُبھارے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۶۵۵)

غُصّے سے جنم لینے والی 16 بُرائیوں کی نشاندہی

غُصّہ کے سبب بہُت ساری برائیاں جنم لیتی ہیں جو آخِرت کیلئے تباہ کُن ہیں، مثلاً ☆غصے کے سبب حسد پیدا ہو جاتا ہے۔ ☆غصے کے سبب غیبتیں ہوتی ہیں۔ ☆غصہ چغلی لگانے پر ابھارتا ہے۔ ☆غصہ کینے کو جنم دیتا ہے۔ ☆غصہ رشتے داریاں تڑواتا ہے۔ ☆غصہ جھوٹ کی طرف لے جاتا ہے۔ ☆غصے کے سبب انسان لوگوں کی عزتوں کو تار تار کر دیتا ہے۔ ☆غصے کے سبب دوسروں کو کم تر سمجھنے کی گھٹیا سوچ جنم لیتی ہے۔ ☆غصے کے سبب فریقین میں گالی گلوچ کا سلسلہ چل نکلتا ہے۔ ☆غصہ تکبُّر میں مُبتَلا کرتا ہے۔ ☆ غصہ بے جا مار دھاڑ پر ابھارتا ہے۔ ☆غُصّہ دوسروں کی کاٹ کرنے پر اُکساتا ہے اور ☆غصہ کرنے کے سب اِحسان فراموشی جیسی خراب عادت جنم لیتی ہے وغیرہ۔

بعضوں کا غُصّہ دل میں چُھپا رَہتا ہے اور برسوں تک نہیں جاتا اسی غُصّہ کی وجہ سے شادی غمی کے مواقع پر شرکت نہیں ہو پاتی۔ بعض اسلامی بہنیں اگر بظاہر نیک بھی ہوں پھر بھی غُصّہ دل میں چُھپا کر رکھتی ہیں، اس کا اظہار یوں ہو جاتا ہے کہ اگر پہلے اس پر اِحسان کرتی تھیں تو اب نہیں کرتی، اب اُس کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش نہیں آتی، نہ ہمدردی کا مُظاہَرہ کرتی ہیں، اگر اس نے کوئی اجتماعِ ذکر و نعت وغیرہ کا اِہتِمام کیا تو معاذ اللہ صرف نفس کیلئے ہونے والی ناراضی اور غُصّہ کی وجہ سے اس میں شرکت سے اپنے آپ کو محروم کرلیتی ہیں۔ بعض رشتے دار ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ لاکھ اچھا سُلوک کیا جائے مگر وہ راہ پر آتے ہی نہیں، مگر ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ ”جامِعِ صغیر“ میں ہے: صِلْ مَنْ قَطَعَكَ یعنی جو تجھ سے رِشتہ کاٹے تو اس سے جوڑ۔ (جامع صغیر، ص ۳۰۹، حدیث: ۵۰۰۴)

آیئے! ہم نیت کرتی ہیں کہ آئندہ غصہ کرنے سے بچنے کی پوری کوشش کریں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چغلی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! چغلی بھی ایک ایسا منحوس فعل ہے جو بہت سی چیزوں کی تباہی و بربادی اور آپس میں ناچاقی کا سبب بنتی ہے۔

چغلی کسے کہتے ہیں؟

امام نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ہے: کسی کی بات نقصان پہنچانے کے ارادے سے دوسروں کو پہنچانا چُغلی ہے۔ (عمدۃ القاری، ۲/۵۹۴، تحت الحدیث: ۲۱۶)

لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لئے ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا چغلی کہلاتا ہے۔ (الزواجر

عن اقتراف الکبائر، الباب الثانی، الکبیرۃ الثانیۃ والخمسون بعد المأتین: النمیمۃ، ۲/۴۶)

چغل خوری کی تباہ کاریاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس صد افسوس! آج ہمارے معاشرے میں یہ مرض تیزی کے ساتھ عام ہوتا جارہا ہے۔ پہلے کے لوگوں میں احترامِ مسلم کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور ہر ایک دوسرے کی عزت کی حفاظت کرتا تھا مگر آہ! اب ہر طرف نفرتوں کی دیواریں قائم ہوچکی ہیں۔ چغلی کی اس تباہ کن بیماری کے سبب اب گھر گھر میدانِ جنگ بنا ہوا ہے، چنانچہ کَل تک جو ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے کے دعوے کیا کرتی تھیں، جو ایک دوسرے کی عزّت کی حفاظت کرنے والی تھیں، جن کی دوستی اور اُن کے اِتّفاق واِتّحاد کی مثالیں دی جاتی تھیں، جنہیں ایک دوسرے کے خلاف ایک لفظ سُننا بھی گوارا نہ تھا جو بُرے وَقْت میں ایک دوسرے کے کام آتی تھیں، جو ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیبیں دِلایا کرتی تھیں، چغل خوری جیسے مَنحوس شیطانی کام کی نَحوست کے سبب اُن کے درمیان نفرتوں کی ایسی مضبوط دیواریں قائم ہوجاتی ہیں کہ پھر وہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتی۔ یوں سمجھئے کہ جس طرح آگ (Fire) گھروں، فیکٹریوں، کمپنیوں، گوداموں، جنگلات، گاؤں دیہات اور مختلف چیزوں کو گھنٹوں بلکہ مِنٹوں میں جَلا کر تباہ وبرباد کرڈالتی ہے، اِسی طرح نسلوں، قوموں، گھروں، خاندانوں، اداروں، تنظیموں اور تحریکوں کا اَمن خراب کرنے اور دلوں میں نفرتوں کا بیج بونے میں اکثر **چغل خوری** ہی کی تباہ کاریاں نظر آتی ہیں۔

آیئے! عبرت کے لئے 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

چغلی کے متعلق 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(1) ارشاد فرمایا: غیبت اور چغلی ایمان کو اس طرح کاٹ دیتی ہیں جیسے چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، رقم: ۴۳۶۲، ج۳، ص ۴۰۵)

(2) ارشاد فرمایا: چغلی کھانے کے لئے اِدھر اُدھر پھرنے والے، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے اور بے عیب لوگوں کی خامیاں نکالنے والے اللہ پاک کے بد ترین بندے ہیں۔ (مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث عبدالرحمن بن غنم الاشعری، ۶/ ۲۹۱، حدیث: ۱۸۰۲۰)

(3) ارشاد فرمایا: لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ یعنی چغل خور جنت میں داخل نہ ہو گا۔

(بخاری، کتاب الادب، باب مایکرہ من النمیمۃ، ۴/ ۱۱۵، حدیث ۶۰۵۶)

بیان کردہ آخری حدیثِ مبارکہ کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: قَتَّات وہ شخص ہے جو دو مخالفوں کی باتیں چھپ کر سُنے اور پھر انہیں زیادہ لڑانے کے لیے ایک کی بات دوسرے تک پہنچائے اگر یہ شخص ایمان پر مرا تو جنت میں اولاً نہ جائے گا بعد میں جائے تو جائے، اگر کفر پر مرا تو کبھی وہاں نہ جائے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۴۵۲)

آیئے! ہم نیت کرتی ہیں کہ آئندہ نہ چغلیاں کریں گی اور نہ ہی چغلیوں پر کان دھریں گی۔

محبتوں کے چور،،،، چغل خور،،،، چغل خور،،،، محبتوں کے چور،،،، چغل خور،،،، چغل خور

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ناچاقیوں اور آپس کی اَن بَن کا ایک اہم سبب جھوٹ بولنا بھی ہے۔

جھوٹ کی تعریف

کسی کے بارے میں خلافِ حقیقت خبر دینا(جھوٹ کہلاتا ہے)۔ قائل(یعنی جھوٹی خبر دینے والا) گنہگار اس وقت ہو گا جبکہ (بلاضرورت) جان بوجھ کر جھوٹ بولے۔(حدیقة ندیة،القسم الثانی،المبحث الاول، ۱۰/۴)

آیئے !اَحادیثِ مُبارَکہ میں بَیان کردہ جُھوٹ کی مُختلف تباہ کاریاں سُنتی ہیں، چنانچہ

جُھوٹ کے بھیانک نَتائج

☆جب بندہ جُھوٹ بولتا ہے، اس کی بدبُو سے فِرشتہ ایک مِیل دُور ہو جاتا ہے۔(ترمذی، باب ماجاء في الصدق والكذب، حدیث:۱۹۷۹، ۳/۳۹۲) ☆جُھوٹ بولنا سب سے بَڑی خِیانت ہے۔(ابو داود، کتاب الادب، باب في المعاريض، حدیث:۴۹۷۱، ۴/۳۸۱) ☆جُھوٹ ایمان کے مُخالِف ہے۔(مسند امام احمد، مسند ابي بكر الصديق، حدیث:۱۶، ۱/۲۲) ☆لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والے کیلئے ہَلاکت ہے۔(ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس، حدیث:۲۳۲۲، ۴/۱۴۲) ☆لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والا دوزخ کی اِتنی گہرائی میں گِرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے سے زِیادہ ہے۔(شعب الایمان، باب في حفظ اللسان، حدیث:۴۸۳۲، ۴/۲۱۳) ☆جھوٹ بولنے سے مُنہ کالا ہو جاتا ہے۔(شعب الایمان، باب في حفظ اللسان، حدیث:۴۸۱۳، ۴/۲۰۸) ☆جھوٹی بات کہنا کبیرہ گُناہ ہے۔(معجم کبیر، حدیث:۲۹۳، ۱۸/۱۴۰ ملخصاً) ☆جُھوٹ بولنا مُنافِق کی عَلامتوں میں سے ایک نِشانی ہے۔(مسلم، کتاب الایمان، باب خصال المنافق، حدیث:۱۰۶، ص۵۰) ☆جھوٹ بولنے والے قیامت کے دن، اللہ کریم کے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ اَفراد میں شامِل ہوں گے۔(کنز العمال، ۱۶/۳۹، حدیث:۴۴۰۳۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ جُھوٹ آخِرت کیلئے کتنی نُقصان دِہ چیز

ہے۔ اس لیے عَقْلمند وہی ہے کہ جو جُھوٹ سے پیچھا چُھڑا کر ہمیشہ سچ کا دامَن تھامے رہے۔ سچ بولنے سے ہم نہ صِرف جھوٹ کی اِن وَعیدوں سے بچ سکیں گی بلکہ سچ بولنے کے فَوائد سے بھی مالامال ہوں گی۔ چُنانچہ

سچ بولنے کے 10 فوائد

حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (1) جو شَخْص سچ بولنے کا عادی ہوجائے، اللہ کریم اُسے نیک کار بنادے گا۔ (2) اس کی عادت اچھے کام کرنے کی ہوجائے گی۔ (3) اُس کی بَرَکت سے وہ مرتے وَقْت تک نیک رہے گا۔ (4) بُرائیوں سے بچے گا۔ (5) جو اللہ کریم کے نزدیک صِدّیق ہوجائے اس کا خاتِمہ اچھا ہوتا ہے۔ (6) وہ ہر قسم کے عَذاب سے مَحْفُوظ رہتا ہے۔ (7) ہر قسم کا ثَواب پاتا ہے۔ (8) دُنیا بھی اُسے سچّا کہنے، اچھا سمجھنے لگتی ہے۔ (9) اُس کی عزّت لوگوں کے دِلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۴۵۲) (10) سچ ایک ایسا نُور ہے جو سچ بولنے والوں کے دلوں کی ہدایت کا سبب بنتا ہے، جس قَدَر اُنہیں اپنے رَبّ کریم کا قُرب حاصِل ہوتا ہے، اُتنا ہی اُنہیں وہ نُور حاصِل ہوتا جاتا ہے۔ (تفسیر روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الایۃ: ۳۵، ۷/۱۷۵)

آیئے! ہم نیت کرتی ہیں کہ آئندہ جھوٹ سے بچیں گی اور ہمیشہ سچ بولنے کی کوشش کریں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

گالی گلوچ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم گھریلو ناچاقیوں اور لڑائی جھگڑوں کی وجوہات اور اسباب سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کررہی تھیں، یقیناً ہر اسلامی بہن جانتی ہے کہ گالی گلوچ بھی ان کاموں میں سے ہے جو بہت سی مصیبتوں ناچاقیوں اور جھگڑوں کا سبب بنتے ہے، اس لئے اس نحوست سے

بھی خود کو بچائیے، آج بد قسمتی سے ہمارے گھروں میں بھی گالی گلوچ کا معاملہ عام ہو گیا ہے یہی وجہ ہے کہ گھر کے بچے بھی چھوٹی سی عمر میں ہی گالیاں سیکھ جاتے ہیں یوں ان کی تربیت پر بُرا اثر پڑتا ہے، اسی طرح باہر کا ماحول بھی بری طرح گالیوں کی لپیٹ میں آچکا ہے، گالی دینا گناہ اور مسلمان کی شان سے بہت دور ہے کئی احادیثِ کریمہ میں ایک دوسرے کو گالی دینے کی مذمت بیان کی گئی ہے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اسے گالی دیتا ہے۔ (شرح السنہ، کتاب البر والصلۃ، باب الستر، ۶/ ۴۸۹، الحدیث: ۳۴۱۲)

(2) ارشاد فرمایا: آپس میں گالی دینے والے دو آدمی جو کچھ کہیں تو وہ (یعنی اس کا وَبال) ابتداء کرنے والے پر ہے جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھے۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب النہی عن السباب، ص۱۳۹۶، الحدیث: ۶۸ (۲۵۸۷))

آیئے! ہم نیت کرتی ہیں کہ گالی گلوچ میں مبتلا نہیں ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غیبت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ناچاقی کے اسباب اور ان کی تباہ کاریوں کے متعلق سن رہی تھیں۔ یاد رہے! ناچاقی کا ایک سبب غیبت بھی ہے۔ غیبت کی تعریف یہ ہے کہ انسان کے کسی ایسے عیب کا ذِکر کرنا، جو اس میں موجود ہو غیبت کہلاتا ہے، اب وہ عیب چاہے اُس کے دین، دنیا، ذات، اَخلاق، مال، اولاد، لباس، حرکات وسکنات، مسکراہٹ، تُرش رُوئی اور خوش روئی وغیرہ کسی بھی ایسی چیز میں ہو، جو اس سے تعلق رکھتی ہو۔ کہا جاتا ہے: غیبت میں کھجور کی سی مٹھاس اور شراب جیسی تیزی اور سُرُور ہے۔ اللہ

کریم اس آفت سے ہماری حفاظت فرمائے۔(اَلزَّواجِر، ۲/۲۵، ۲۴)

یاد رکھئے!☆غیبت کے سبب ہنستے بستے گھر اجڑ جاتے ہیں،☆غیبت کے سبب برسوں کی دوستیاں ملیا میٹ ہو جاتی ہیں،☆غیبت کے سبب رشتے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں،☆غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔☆غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے۔☆کثرت سے غیبت کرنے والی کی دعا قبول نہیں ہوتی۔☆غیبت سے نَماز روزے کی نورانیّت چلی جاتی ہے۔☆غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں۔☆غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے۔☆غیبت کرنے والے قیامت میں کتّے کی شکل میں اٹھائے جائیں گے☆غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا۔اور☆قرآنِ کریم میں غیبت کرنے کو مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا گیا ہے،چنانچہ

پارہ26 سُوْرَۃُ الْحُجُرَات کی آیت نمبر12 میں اللہ کریم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًاؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُؕ

ترجَمۂ کنزالایمان:اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہو گا۔ (پ۲۶،الحجرات:۱۲)

آیئے!نیت کرتی ہیں کہ نہ تو غیبت کریں گی اور نہ ہی غیبت سنیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

صلح کرلیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم نے ناچاقیوں کے اسباب اور ان کی تباہ کاریوں کے بارے میں سنا،امید ہے کہ جن کے درمیان ناچاقیاں قائم ہیں ان کا آپس میں صلح کا ذہن بنا ہو گا۔یاد

رکھئے! صلح کرنا اور کروانا رب کریم کو خوش کرنے والا کام ہے، صلح کرنے سے اللہ پاک راضی ہوتا ہے، صلح کروانا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری سنت ہے، صلح کروانا اسلاف کا معمول رہا ہے، صلح کرنے اور کروانے سے مسلمانوں کے دل خوش ہوتے ہیں، صلح کرنے اور کروانے سے شیطان ناراض ہوتا ہے، صلح کرنے سے اللہ پاک کی رحمت اترتی ہے حتی کہ قیامت کے دن ربِّ کریم اپنے بندوں کے درمیان صلح کروائے گا۔ آیئے! اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری روایت سنتی ہیں، چنانچہ

اللہ پاک صُلح کروائے گا

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "**ناچاقیوں کا علاج**" صَفْحہ نمبر30 تا32 پر فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک روز سرکارِ دوعالم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف فرما تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تَبَسُّم فرمایا۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: "یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر میرے ماں باپ قربان! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کس لئے تبسم فرمایا؟ ارشاد فرمایا: میرے دو اُمتی اللہ پاک کی بارگاہ میں دوزانُو گر پڑیں گے، ایک عرض کرے گا: اے رب کریم! اِس سے میرا اِنصاف دلا کہ اِس نے مجھ پر ظلم کیا تھا۔ اللہ پاک دعویٰ کرنے والے سے فرمائے گا: اب یہ بے چارہ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا ہے وہ) کیا کرے اس کے پاس تو کوئی نیکی باقی نہیں۔ مظلوم (یعنی دعویٰ کرنے والا) عرض کرے گا: میرے گناہ اس کے ذِمّے ڈال دے۔ اِتنا ارشاد فرما کر سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ رو پڑے۔ فرمایا: وہ دن بہت عظیم دن ہو گا۔ کیونکہ اس وقت (یعنی قِیامت کے دن) ہر ایک اس بات کا ضرورت مند ہو گا کہ اس کا بوجھ ہلکا ہو۔ اللہ پاک

مظلوم سے فرمائے گا: دیکھ تیرے سامنے کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے ربِ کریم! میں اپنے سامنے سونے کے بڑے شہر اور بڑے بڑے محلات دیکھ رہا ہوں جو موتیوں سے آراستہ ہیں۔ یہ شہر اور عمدہ محلات کس پیغمبر یا صدیق یا شہید کے لئے ہیں؟ اللہ پاک فرمائے گا: یہ اس کے لئے ہیں جو ان کی قیمت ادا کرے۔ بندہ عرض کرے گا: ان کی قیمت کون ادا کر سکتا ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: تو ادا کر سکتا ہے۔ وہ عرض کرے گا: وہ کس طرح؟ اللہ کریم فرمائے گا: اس طرح کہ تو اپنے بھائی کے حقوق معاف کر دے۔ بندہ عرض کرے گا: اے ربِ کریم! میں نے سب حقوق معاف کئے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑو اور دونوں اکٹھے جنت میں چلے جاؤ۔ پھر سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ پاک سے ڈرو اور مخلوق میں صلح کرواؤ کیونکہ ربِ کریم بھی قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کروائے گا۔ (مستدرک، ۵/۷۹۵، حدیث: ۸۷۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام کا مہینا جلوہ گر ہو چکا ہے، 2 ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام کو صدرُ الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مُناسبت سے صَدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارکہ ایک نظر میں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

نام و نسب، سنِ ولادت و وصال

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نام محمد امجد علی، والد کا نام حکیم جمال الدین اور دادا کا نام مولانا خدا بخش ہے۔ صدرُ الشّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت 1300 ہجری بمطابق 1882 عیسوی میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے مَدِیْنَۃُ الْعُلَمَاء گھوسی سابقہ ضلع اعظم گڑھ حال ضلع مئو میں ہوئی۔ 1367

ہجری کی دوسری شب 12 بج کر 26 منٹ پر بمطابق 6 ستمبر 1948 کو وصالِ ظاہری ہوا، مدینۃُ الْعُلَمَاء گھوسی (ضلع اعظم گڑھ) میں آپ کا مزار زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔

صدرالشّریعہ کی شان وعظمت کی جھلکیاں

☆صدر الشّریعہ کو سیدی اعلیٰ حضرت جیسے مجدّدِ دِین وملّت، امامِ اہلسنّت نے ہند کا قاضیِ اسلام مقرر فرمایا۔ ☆صدر الشّریعہ کو اعلیٰ حضرت نے اپنی خلافت عطا فرمائی تھی۔ ☆صدر الشّریعہ آستانہ مُرشد کے باوفا تھے۔ ☆صدر الشّریعہ چھوٹے بچوں پر بہت شفیق ومہربان تھے۔ ☆صدر الشّریعہ سنّت پر عمل کرتے ہوئے گھر کا کام کاج انتہائی مصروفیت کے باوجود خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے۔ ☆نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتوں پر سختی سے عمل پیرا رہتے۔ ☆آپ گھر یا باہر کبھی نماز قضا نہ کرتے، شدید بیماری میں بھی نماز کی پابندی فرماتے۔ ☆نمازِ باجماعت کا ایسا جذبہ تھا کہ مرحبا! اگر کبھی مؤذن مقررہ وقت سے لیٹ ہو جاتا تو خود ہی اذان دے دیتے۔ ☆روزوں سے ایسی محبت تھی کہ سخت بیماری میں بھی آپ روزے نہ چھوڑتے۔ ☆کیسی ہی مصروفیت ہوتی نمازِ فجر کے بعد قرآنِ پاک کے ایک پارے کی تلاوت فرمایا کرتے۔ ☆بعدِ نمازِ جمعہ بِلاناغہ 100 بار دُرودِ رضویہ پڑھا کرتے۔ ☆اپنی اولاد اور طلبہ کی عملی تعلیم وتربیت کا خصوصی خیال فرمایا کرتے۔ ☆صدر الشّریعہ ایسے عاشقِ رسول تھے کہ جب نعت شریف سُنتے تو ادب سے دونوں ہاتھ باندھ لیتے، آنکھیں بند کرلیتے اور آنکھوں سے عشقِ رسول میں آنسو بہنے لگتے۔ ☆آپ نے سفر مدینہ میں وفات پائی۔ ☆آپ کے مبارک مزار سے پاکیزہ خوشبو کئی دن تک محسوس کی گئی۔ ☆آپ کا بہت بڑا علمی کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اُمّتِ مصطفےٰ کو "فتاویٰ امجدیہ" اور "بہارِ شریعت" عطا کی۔

جس کے دم سے بہارِ شریعت ملی

ایسے صدرِ شریعت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صلح کرنے کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیان کو اختتام کی جانب لاتے ہوئے صلح کے چند مدنی پھول سنتی ہیں: مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانا سُنّتِ اِلٰہیہ ہے۔(فیصلہ کرنے کے مدنی پھول، ص ۳۱ ملخصًا) حدیثِ پاک میں ہے: مخلوق میں صُلح کرواؤ کیونکہ اللہ کریم بھی بروزِ قیامت مسلمانوں میں صُلح کروائے گا۔(مستدرک، ۷۹۵/۵، حدیث: ۸۷۵۸) مسلمانوں کے درمیان پیار و محبت پیدا کرنا اور صُلح کروانا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی (بھی) سُنّت ہے۔(صراط الجنان، ۱۹/۲) چنانچہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَوس و خَزرج دو قبیلوں کے درمیان صُلح کروائی۔(درمنثور، اٰلِ عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۲۷۹/۲ ماخوذاً) حدیثِ پاک میں ہے: جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں: (1) مَرد کا اپنی عورت کو راضی کرنے کے لیے (جھوٹی) بات کرنا، (2) لڑائی میں جھوٹ بولنا اور (3) لوگوں کے درمیان صُلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في إصلاح ذات البين، حدیث: ۱۹۴۵، ۳۷۷/۳) جو شخص لوگوں کے درمیان صُلح کرواتا ہے اللہ پاک اُسے ہر کَلِمَہ کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اُس کے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے۔(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، ۳۹۰/۳، رقم: ۴۳۱۸ ملتقطاً) سب سے افضل صَدقہ رُوٹھے ہوئے لوگوں میں صُلح کرا دینا ہے۔(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، ۳۸۹/۳، رقم: ۴۳۱۵) عمدہ اخلاق اور اچھے اعمال میں سے

لوگوں میں صُلح کروانا بھی ہے۔(احیاء العلوم، ۲/۱۲۶۷)رسولِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانا جائز ہے مگر وہ صُلح (جائز نہیں)جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔(ابوداود،کتاب الاقضیة، باب فی الصلح، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۵۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد